رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۵

REGISTERD NO. A. 785

OUDH PUNCH

جلد سیزدہم ۱۹۲۸

LUCKNOW 1928 WEEKLY

जिलद नः १३

ہفتہ وار باتصویر ظریف

अवध पंच अखबार लखनऊ



क़ीमत पेशगी		قیمت پیشگی	
सालाना	५	سالانہ	
छमाही	३	ششماہی	
तिमाही	२	سہ ماہی	

M. B. Khan Artist

مستان المطابع پریس لکھنؤ وکٹوریا اسٹریٹ میں باہتمام حکیم محمد ممتاز حسین مالک و اڈیٹر پبلشر شائع ہوا

Bosanan Lucknow

قیمت فی پرچہ ۲ آنہ

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپکے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چہ ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں، ورنہ، بخیر شما بسلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور کیتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو اُنھیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرا لیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں۔ مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف تمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ گھپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دوستی نیاز مند منیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے لیکن اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا امداد تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی رعائتی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اُنکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی سلح کل پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شائع نہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رُخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں اُنھیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۲ — نمبر ۴۶

مضامین غیر

۸ دسمبر ۱۹۲۰ء

رباعیات

دُنیا سے نہ حاصل ہی ہوا شاد ہم کو
اے لیڈرو ں اتنا نہ ستاؤ ہم کو
چندے بھی دیئے بچہ بھی بکاری ہم نے
بشر اب اگر نہ بناؤ ہم کو

ہے جیل کا ذہن سر کھا تی جائے
ظلمات اُفق پہ دل کے چھائی جائے
جتنی جتنی بڑھے دراز ی اس کی
اتنا ہی گناہوں کو بڑھاتی جائے

اک پردہ علم سے وہ رنگا نکلا
اک خلوت زُہد کا لفنگا نکلا
دنیا میں نہ آیا کوئی بے داغ نظر
دیکھا جسے حمام میں ننگا نکلا

دیکھئے حضرت یہاں تک تو فقط اس جانب کی شوخی طبع - آگے ایک نئے گوہر مادر فطرت نگار لطیف نویس کی طبع زاد نظم ہے - بندہ حضرت اودھ پنچ کے ناظرین تک اس نظم شیریں کے پہونچا دینے کا گنہگار ہے - آپ جانیئے ترکوں اور دُنیوں کا بیان کرالشیائی حروف کی صورت سے بھی نفرت ہوگئی - ہندوستان اُردو ہندی کے جھگڑے میں خالی حروف نہیں بلکہ زبان بھی انگریزی اختیار کر رہا ہے - زیادہ شوق بڑھے گا تو دنیا ہو جائے گی انگریزی لہذا مجاہب خانہ یادگار رہنا دیکے واسطے اودھ پنچ کو تھوڑا ذخیرہ فراہم کر جانا چاہیے - نظم آثار رسانی تصوریں میں شمار کیجیے گیا ستم کہ اب تو سبھی کچھ جاتا ہے - کہنہ سال شاعروں کے اعتراضات قابل سماعت نہیں - ملاحظہ ہو ۔

ڈلہن

تُرک جبیں پہ سہری جا ہے لگائے گھونگھٹ
جھلکتے ہیں جہاں والے مثل بہشت کھٹ
یوں نگروں کو جھکائے مری پاکرا ہٹ
ورنہ کروں گا تری شرم وحیا میں کھٹ پٹ
نیچی نظروں سے ذرا دیکھ تو گھونگھٹ کو ہٹا
تیری خلوت میں دل استادہ ہے مثل ٹیوٹ
میں سناؤں تجھے کچھ بات جو دم ہو تری پٹ
وہ سناؤں کہ مزا جائے تری نیند اچیٹ
سُن ذرا یا عشق دُم ہو ہیرا کا چھینکا تو نے
تم ذخیرہ سے دیا کیوں مجھے دھوکا تو نے
بھول کر مجھے کانٹوں میں گھسیٹا تو نے
کیا مجھے آہ سمجھ رکھا ہے تو نہ ڈالو نے

پھر وہ بچپن نے ہیں حقّہ کا تھوڑ دیکر
بیاہ کا جو رشتہ دے کر
سر پہ دستار چڑھائی ہے آمد دیکر
ہاتھ میں بدھتا دے کر
کس مصیبت میں پھنسایا ہمیں دنیا دیکر
فکر کا جنجال دے کر
باب ابجد کا ہوا ختم شتابہ دے کر
شرح و دو بچے دے کر
آنکھ میں وہ حیا آپ کی تھی دل میں خلوت
آکے اب کار مصیبت میں ہوں دونوں خلوت
آکے اب دل کے بچا بیٹھے محبت کے حروف
اُٹھ کے دو حرف بھی ترکیب سے ملتے ہیں ہنوز

بھولی لڑکی تجھے معلوم ہے دُنیا کیا ہے
مرد عورت سے جو مل بیٹھے تو ہوتا کیا ہے
تھامیوں سے کہیں دشوار گزرا سکتا ہے
اس طرف جو جو تیری دہری آنے والا ہے
سر پہ شطیا ہے بڑی دور مگر شبہ ہے
اور شطیا کے چھلک جانے کا بھی خطرہ ہے
ساتھ میں بھی تو جیوں گا تجھے پیدا کیا ہے
مجھ میں کیا زور ہے تو نے ابھی دیکھا کیا ہے
باندھ کر عہد یہ چٹانوں کو بھی جو نرم کرے
کر دو منت کہ جو پیدا عشق وہ دم کرے
سرد مہری جاں اور بھی دل گرم کرے
شیخ وہ بات کہ خلوت میں جو بے شرم کرے
سُن میری موہنی اور سانولے مکھڑے والی
اے مری بانکی سلونی مری کالی کالی
دل کے بہلانے کو کالی نے تھی صورت ڈھالی
عہد وہ میں نے بہت رات گئے اُٹھا لی
میں تھا بچپن اکیلا تو مجھے دے ڈالی
اور اب اس سے میں نا عمر بکوں گا گالی
پھر تو وہ پیار کی باتیں ہوئیں بھولی بھالی
عقل کی دُم عشق شوخی نے کتروا ڈالی
سر پیچیدہ میں کھک جھوم رہی ہے فطرت
پیار سے دیکھ رہی ہے تجھے شمع عشرت
دیکھتا ہوں ہیں کس پیار سے رب العزت
ہم کو اس دور میں شب عشرت ہے
وجہ تکوین بھی شاید ہوں ہیں ماز دنیا ز
آتی ہے کان میں آہٹوں کی ابھی سے آواز
دنی تخلیق ہے خالق کے لیے مایہ ناز
بحر ایجاد میں چلنے کو ہے میرا جہاز
ذرہ گی جوڑے سے جڑی ہے کچھ اور دگراز
جوڑ کے ملتے ہی کھلتا ہے عجب لطف کا ساز
اسی میں پوشیدہ ہے انساں کی تکمیل کا راز
راز تکمیل میں پوشیدہ ہے گلشنوں کا گداز
اپنی اُلفت کو ہم اب زندہ جاوید کریں
سنت شادی کی رسم کو تاکید کریں
آکے فردوس کے اُس عہد کی تجدید کریں
آ شب وصل کو اب ہم سحر عید کریں

اپنے سنسار کی دیوی میں بناؤں گا تجھے
بیچ بیچا ہے کو سارے میں نچاؤں گا تجھے
لطف کی پھلجھڑی سے خوش ہو کے ہنساؤں گا تجھے
اپنے آغوش میں رہ رہ کے دباؤں گا تجھے
دُور گر رہ تجھے آ مٹیں مٹیں کے مناؤں گا تجھے
گھر والین کے بیچ سے لگاؤں گا تجھے
مجھے رونا ہو تو رو رو کے رلاؤں گا تجھے
تو لہو رو رہی اس طرح ستاؤں گا تجھے

ہم جو دُنیا میں ہم دوش دیا رہو گئے
ہم میں تجھ میں جو ہم پیچ بہا بر ہوں گے
عالم قدس سے پھر پھول نچھاور ہو گئے
اپنے بیچے اسی ترکیب سے تجھ پر ہو گئے

راقم خواجہ حسن خاں شاکر تیج آبادی

قمرالزماں وحلیمہ

نمبر ۴

(لاحق بسابق)

کھولتی ہوئی دیگ سے قہقہہ کی آواز بھی نکلتی ہے اور دھواں بھی بلند ہوتا ہے۔ حلیمہ نے بھی جلتا ہوا ٹھٹھا مارا اور کہنے لگی۔ بسلم صاحب خوب دیکھ بھال کے اطمینان کر لیجیے شاید قمرالزماں کی لونڈی کے بھیس میں حلیمہ ہی ہو۔ اے ہاں وہی شکل ہے دیکھا نہ بجا لاحمد کہ گئی خالہ۔ کیا تعجب ہے حلیمہ اور قمرالزماں نے آپ کو دھوکا دینے کے لیے فریب کیا ہو۔

معلوم ہوتا ہے مستقد رستم پایا ہوا تھا کہ ہاتھ جوڑ کے گڑگڑانے لگا۔ بیگم مجھے تمہاری طرف سے بدگمانی نہیں۔ بھلا تم ایسی کر سکتی ہو؟ مگر بشریت سے مجبور ہوں تم ہی انصاف کرو کہ اگر تم میرے ہم صورت شخص کو غیر عورت سے باتیں کرتے دیکھو تو تمہارا کیا حال ہو۔ سچ ہے بے ہمتائی اُس ذات پاک کے شایان شان ہے جس کا شبیہ کوئی نہیں۔ اب کان پکڑتا ہوں۔ خطا معاف کرو۔ بیگم انگارے کی طرح لال ہو رہی تھیں میاں کے چھینٹوں سے ذرا سی ہو گئیں بجھ گئیں اصرار کرتی رہیں کہ صاحب آپ ابھی اپنے دوست کے یہاں جائیے اور خوب غور سے لونڈی کو دیکھ آئیے۔ ایک آدمی دو جگہ تقسیم نہیں ہو سکتا۔ میں یہیں کھڑی ہوں اگر وہ عورت قمرالزماں کے پاس ہو تو خیر نہیں تو سمجھ لیجیے کہ میں ہی تھی جو دکان پر قمرالزماں کے ساتھ گئی تھی۔ اس وقت آپ کو اختیار ہے کہ جیسا کا جی چاہے ہو گے کیجیے بر منڈوا لیجیے۔

استاد عبید بیچارے کئی مرتبہ جھیپ چکے تھے مگر معاملہ بہت نازک تھا تعمیل ارشاد بیگم پر آمادہ ہو گئے۔ بیگم نے شک ... اور ... نہ خوف لگا کے آشنا کے عمرتیں ابھریں۔ اور قمر کو گھورا کہ جلدی دروازہ کھولو میاں آتے ہیں اُس نے لپک کے دروازہ کھولا تھا

نے پوچھا کہو کیا خبر ہے۔ لونڈی وہاں ہے یا نہیں؟ کہا بے شک ہے۔ پھر ٹھنڈی سانس بھر کے ھو الذی یصورکم فی الارحام کیف یشاء کی تلاوت کی اور بیٹھ آئیں گال پر ہاتھ رکھے آشتی و صلح سے کے ذکان کی راہ لی۔ یہ صنعت میں مشغول ہوئے بی بی سنگار میں۔ دن گزرا رات آئی۔ میاں تھوڑی ہی دیر کے سوئے۔ بی بی رات بھر جاگنے کے لیے آشنا کے پاس سدھاریں۔ وہ تین روز تک بیگم کے عمدہ ہاتھ استاد عبید اپنے ہندوستان کے پاس ٹھہرتے تو گوگوانی سمیت اپنا گھر لوٹ آتا اور اپنے مسکن میں تشریف رکھتے تو

میں عبید نے آواز دی میں آگیا۔ قمر کے کہا لفظ کچھ دیتے عبید آگے ہی معذرت کرنے لگا کہ بھائی صاحب اس وقت آپ تشریف لے گئے تھے میں متفکر تھا اور جس کنیز کے بارے میں ذرا بھی صحیح رائے نہ دے سکا۔ شاید آپ کو میری بے رخی سے رنج ہوا ہو۔ اب اطمینان سے حاضر ہوا ہوں۔ بی بی حلیمہ ذرا جھکیں استاد عبید کے ہاتھ آنکھوں سے لگائے دونوں بیٹھے عبید با اطمینان حلیمہ کی صورت دیکھتا رہا۔ دو گھڑی ادھر ادھر کی گپ شپ کے بعد عبید اپنے محل میں آیا بی بی کو جس طرح چھوڑ گیا تھا اسی طرح بیٹھا پایا۔ میاں کی صورت دیکھتے ہی بی بی

ایک تنکا بھی بولا دو کھائی دیتا۔ رفتہ رفتہ بدگمانی بالکل زائل ہو گئی۔ آخر ایک روز حلیمہ نے چند قبالیں اشرفیاں قمرالزماں کو دیں کہ اب چلنے کا سامان کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بھانڈا پھوٹے تو بنا بنایا کھیل بگڑ جائے۔ قمرالزماں نے بازار سے غلام اونٹ خچر صندوق کجاوے بار برداری کا سامان خریدا۔ جب کل ضروریات مہیا ہو چکے تو حلیمہ کے مشورے سے عبید کے پاس آیا اور حرف رخصت زبان پر لایا کہ بھائی صاحب عمر بسر کرتا تھا اب بندہ عازم وطن ہے ورنہ آپکے الطاف و عنایات عمر بھر یاد رہینگے شاگرد ہے غربت میں ... فرمایا۔ انشاء اللہ آج کیسے جاتے ہو۔ کرتا ہے۔ زمانہ قیام میں اگر کوئی قصور سرزد ہوا ہو تو بحل فرمائیے۔ عبید نے ادبی دل سے کہا۔ ہائے ہائے یہ کیا کلام ہے۔ بندہ بہر حال آپ کا ممنون ہے۔ کیسا قصور کیسی خطا آپ کا قیام باعث برکت ہے مگر میں دنیا بے درد نہیں ہوں جو آپ کے وطن کی محبت پر اپنی صحبت کو ترجیح دوں خیر اگر یہی ارادہ ہے تو بسم اللہ کیجیے اس دور دراز سفر کا عازم ہو کر نہ بھول جائیے۔ قمرالزماں نے عرض کیا بھلا کب ہو سکتا ہے آپ بھولنے کی چیز نہیں دل سے ہر وقت یاد آئیں گے۔

چند دنوں کے بعد قمرالزماں نے کرایہ میں ... خرید کیا جس میں عبید نے قسم دے کے واپس دیں۔ تین روز تک حلیمہ خبیثہ نے گھر کا کا اثاثہ یا سونے کا ایک تار بھی آشنا کے ہوئے کر دیا۔ ہاں خالی صندوق اور فرش فروش کی چیزیں رہ گئیں ظاہر مکان جیوں کا تیوں رہا۔ جب رخصت کا ایک روز باقی رہ گیا تو حلیمہ نے قمرالزماں سے کہا کہ سنو پیارے تمہارے کارن نہ دی ہے یہ پاپڑ بیلے تا وقتیکہ تم ہر پہنچا دیا۔ اب تمہاری مروانی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ شکار نے بھڑکانے سے بیوفائی کر دو دھتا بتاؤ۔ میری جان کر نہ یا بر کس طرح چین نہیں۔ یہ



سختی جھیلی کڑی اٹھائی
جرات کڑی بڑی اٹھائی

تمھیں جان سے بڑھ کے چاہتی ہوں مگر تمھارے دل میں یہ خیال ضرور آئے گا کہ جس عورت نے ایسے چاہنے والے شوہر کے ساتھ دغا کی وہ آشنا کے ساتھ کیا نباہے گی۔ یہ بات ہے تو سچ مگر خوب سمجھ لو کہ میں عورت نے اپنے مینں آرام بہلانے اری مشتاق کے آگے چاہنے والے شوہر کی پروا نہ کی اس نے جو کچھ کیا محبت کے دباؤ سے کیا۔ ابھی راز کھل جائے تو جان سے ہاتھ دھونا پڑے ایسی جانثار رہیں باز عاشق پر بدگمان کرو عورت عشق کی رو سے حرام ہے۔ سچ کہتی ہوں اگر میری پرکھ کے سوالی رہ گئے تو میں جوم چاٹ کے کھاؤں گی۔ ہمیشہ لونڈی رہوں گی۔ آقا تمھیں جانوں گی ہاں ایک بات کا کھٹکا ہے کہ میری لونڈی اگر ساتھ رہی تو یہ راز کھل جانے کا اندیشہ ہے میں نے اسکی تدبیر بھی پہلے ہی سے سوچ لی ہے۔ دیکھو آج میں اُسے بے خطا بے قصور سرزنش کروں گی اور میاں سے کہوں گی کہ یا تو یہ کمبخت گھر میں رہے یا میں رہوں۔ خدا گواہ ہے جو ابھی اسے بازار نہ دکھایا تو سر بازار نکل جاؤں گی وہ لونڈی کو ساتھ لے کے بازار دکھانے کے قصد سے باہر نکلے گا تم تاک میں رہنا اور جس طرح بن پڑے اس کنیز کو حاصل کر لینا۔

الغرض حرف و حکایات میں شب تمام ہوئی گجر بجتے ہی قمرالزماں کے دروازے پر [illegible] غلام چابکدار آ پہنچے مال متاع بار ہونے لگا تخت رواں پر شامیانہ لگا پردہ ڈالا گیا۔ ادھر تیاریاں تھیں اُدھر حلیمہ نے حبیبہ کو لونڈی کے پیچھے لگا دیا اور خوب غافل از ملکہ کنیز کا ہاتھ پکڑ کے باہر نکلا تاکہ بیچا جائے۔ مال پرسی کے لیے کنیز کو طالب ہوا کہ بھائی صاحب آپ کی بجائے تنہا سفر کرتے ہیں ہمراہی میں ایک عورت ضرور ہونی چاہیے جو قیمت فرمائیے حاضر کروں۔ محبت عجب چیز ہے لینا دینا کیسا۔ کنیز بھی وہ چیز جس ہاتھ لگی۔ حبیبہ حلیمہ کے پاس آیا اور بکشادہ پیشانی کہنے لگا۔ شکر خدا کہ آج قمرالزماں اپنے وطن جاتا ہے۔ میں بھی ایک منزل تک مشایعت کروں گا۔ ناشتہ تیار کرو۔ حلیمہ پہلے ہی سامان کر چکی تھی۔ ناشتہ کا رومال حوالہ کیا۔ میاں نے بی بی کا آخری بوسہ لیا رخصت ہو کے قافلہ کی طرف روانہ ہوئے۔ بی بی سرداب میں دوسری طرف نقل لگا کے تخت رواں پہلے ہی زنانی کو رونق بنایا۔ حبیبہ خود سوار کرنے آیا بغلوں میں ہاتھ دے کے تخت رواں پر بٹھایا۔ قمرالزماں نے حبیبہ سے کہا اور لونڈی اُستاد جوہری بھی تیار آ گیا ہے دست بوسی کر حبیبہ نے میاں کے ہاتھ چومے۔ ایک گھوڑے پر قمرالزماں دوسرے پر حبیبہ سوار ہوئے جرس بجا قافلہ نے کوچ کیا۔ ایک منزل تک حبیبہ ہمراہ رہا دوسرے روز حبیبہ کو قسم دے کے قمرالزماں نے رخصت کیا۔ دونوں گلے مل کے روئے۔ جیسے ہی حبیبہ آنکھوں سے اوجھل ہوا حلیمہ نے قمرالزماں سے کہا کہ مغرور کمینہ سے چھوڑو ورنہ پکڑے جاؤ گے۔ میں نے اسکو تدبیریں کیں ہزار بار خصہ دلایا کہ کمبخت طلاق دیدے مگر مطلب پورا نہ ہوا الحمداللہ یوں نکلنا پڑا۔ حبیبہ مرد شیعہ ہے گھر پہنچتے ہی اسپر یہ راز کھل جائے گا ایسا نہ ہو کہ دو منزلہ سہ منزلہ کرتا جہاں تک پہنچ جائے شاہ بصرہ اسکا دوست ہے مقرر فوج بھی ساتھ لائے گا اسوقت کچھ بن نہ پڑیگی۔ قمر اپنی شستری کا مالی قزان تھا زُہرہ مشتری کی طرح اُلٹی سیدھی چال چلنے لگا۔

بعد قطع مراحل و طے منازل میاں قمرالزماں بکار معشوقہ کو مال متاع سمیت ہمراہ لیے وطن کے قریب پہونچے۔ عبدالرزاق کو خط لکھا کہ بندہ مع الخیر والعافیت ہو کر شیں مقام معظم میں آج وارد ہوا بفضلہ تعالیٰ اس سفر کی سرو سفر میں خوب نفع کیا۔ والدہ ماجدہ کی خدمت میں سلام اور ہمشیرہ کو دعا۔

عبدالرزاق اپنے فرزند کی طرف سے مشتاق تھا خط ملتے ہی خوش ہوا استقبال کی تیاریاں ہونے لگیں۔ بازار کے تمام سوداگروں نے عبدالرزاق کو تہنیت دی سب مل کے بطور پیشوائی منزل ساماں تک گئے۔ باپ بیٹے کے گلے میں باہیں ڈال کے خوب روئے۔ جب دل ساکن ہوا تو حال پوچھا کہ یہ تخت رواں کیسا ہے اور اسمیں کون ہے صاحبزادے نے عرض کی کہ گھر پہنچ کے حال کہوں گا۔ سب باتیں کرتے خوشیاں مناتے خدا کا کو خیرات بانٹتے تاجر کی حلسرا تک آئے۔ بی حلیمہ تخت رواں سے اتریں ساس سسرے کو سلام کیا ساس نے پوچھا "بی تم کون ہو؟" کہا "جی میں آپ کی بہو ہوں" ساس نے منہ چوم کے دعا دی کہ خدا تمھارا بیڑا بھاگواں کرے۔ جب تمام مال اسباب قرینے سے رکھوا دیا گیا کھانے پینے سے فراغت ہوئی تو میاں عبدالرزاق نے صاحبزادے سے کہا بیٹا اب بتاؤ کہ یہ بی صاحب کون ہیں۔ میں انکی چتون سے کسی قدر ڈرتا ہوں۔ تم نے انہیں خریدا ہے یا باقاعدہ نکاح کیا ہے۔ قمرالزماں نے جواب دیا کہ ابا جان یہ وہی عورت ہے جس نے مجھے آوارہ وطنی پر مجبور کیا وہ آوارہ گرد فقیر آپ کو یاد ہوگا جو فلاں شب

نمونہ قابل فروخت

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵

نمبر مقدمہ ۵۵۵ سنہ [illegible]

عدالت منصفی شہر [illegible]

[illegible]

نمونہ قابل فروخت

سمن واسطے قرارداد امور تنقیح طلب

آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵

نمبر مقدمہ [illegible]

عدالت منصفی شہر [illegible]

[illegible]

معلوم ہوا تھا۔ آپ سمجھتے تھے کہ میں سو رہا ہوں مگر میں جاگتا تھا۔ درویش کی کہانی سن کے نادیدہ عاشق ہوا۔ آخر آپ سے ضد کی کہ مجھے سفر کی اجازت دیجیے۔ آپ سے رخصت ہو کے جب شہر پناہ بصرہ کے قریب پہنچا تو راہزنوں نے چھاپا مارا۔ مال تجارت غارت ہوا۔ غرض شروع سے انتہا تک سارا قصہ کہہ سنایا۔ عبید اللہ بہت جھنجھلایا۔ کہنے لگا لاحول ولا قوۃ تم ابھی بچے نادان ہو۔ [illegible] جس [illegible] کے کاٹے کی جان آپ سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ بچہ میں صاف صاف کہتا ہوں کہ ان بی بی صاحب کا بیٹے گھر میں ٹھکانا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ غضب خدا کا جو ایک فقیر [illegible] لڑکی کا گھر خاک کرے خاوند کے [illegible] چھنگ کے پار کرے سانڈ نکل بھاگے اسکا اعتبار ہی کیا۔ بیٹا میں بڈھا ہونے کو آیا ایسی چربانک چھوکری نہ کبھی دیکھی نہ سنی۔ یہ چڑیل میری بڑھی داڑھی میں بٹا لگائے گی۔ ارے جلدی اسے نکال باہر کر ورنہ پچھتائے گا۔ بیٹا اگر میری نصیحت پر عمل کرنا منظور ہو تو ابھی سے کمر ہو۔ نہیں تو میں تمہاری صورت نہ دیکھوں گا۔ بچے [illegible] میں بیٹھ کر میں ایسی بہو پر فخر نہیں کر سکتا جس نے فریب میں شیطان کے کان کاٹے ہوں۔ ہائے میری آنکھوں میں ابھی سے یہ سماں پھرنے لگا کہ میرے محلے میں [illegible] تبدیلی ہے اور ناحق [illegible] مجھے [illegible] رہی ہیں۔

بڑے میاں نے پند و نصیحت کا طومار باندھ دیا۔ آخر قمرالزماں رونے لگا ہاتھ باندھ کے قدموں پر گرا کہ قصور معاف کیجیے آپ جو حکم دیں گے میں اسکی تعمیل کروں گا۔ بڑے میاں خوش ہو گئے [illegible] اور اسی وقت ایک [illegible] میں عبیدہ [illegible] کا تمام سامان [illegible] کر دیا۔ پھر بی حلیمہ اور انکی [illegible] کہا بی تم نے بہت برا کیا [illegible] قمرالزماں کی [illegible] یہاں موجود ہے خدا نہ کرے جو تم [illegible] پڑے۔ اگر تمہارا شوہر مل گیا تو میں تمہیں اسکے سپرد کر دوں گا نہیں تو [illegible] جواب ہے [illegible] اچھے اچھے [illegible] آزاد کر دوں گا [illegible] اپنی آبرو قربان کر دیتے ہیں۔ اب تم قمرالزماں کی صورت خواب میں بھی نہ دیکھو گی انشاءاللہ جلدی اس کا گھر خوبصورت باعزت خاندانی لڑکی سے آباد ہو گا۔ بڑے میاں نے آخری حکم سنا کے اس کوٹھری میں [illegible] سپرد کی [illegible] قمرالزماں کی ماں سے کہا کہ صاحب تم نے میرا [illegible] زندگی چاہتی ہو تو [illegible] شادی کی [illegible] قمرالزماں کی ماں نے کہا [illegible] پہلے ہی سے خیال تھا کہ [illegible] لڑکی بیاہ [illegible] میں تاریخ مقرر کر رہی ہوں [illegible]

صورت پائی ہے کہ گھر روشن ہو جائے گا۔

یہاں کی شادی کا [illegible] رخصت کر کے [illegible] قدم [illegible] رکھا [illegible] آئی بی [illegible] آنکھیں [illegible] جب [illegible] مال و متاع کے صندوقوں کو [illegible] خالی پایا۔ [illegible] آنسو بہا کے دل کی بھڑاس نکالی [illegible] قمرالزماں نے [illegible] کریں اب [illegible] تجارت [illegible]

سمن بغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

اجلاس سب جج صاحب بہادر [illegible]

[illegible] ۱۹۲۶ء

[illegible]

بنام

[illegible]

نوٹس

[illegible] ۱۹۲۶ء [illegible]



مدرسۂ جدیدہ

اسکول ماسٹر (مصطفےٰ کمال) دورِ تاریک کی علامت مٹا دو۔ پرانا سبق بھول جاؤ۔ (ALL) ABROAD

ایران = آرے آرے۔ من نیز حاضر میشوم۔ لیٹن پرائمر در بغل۔ شصت لک ریال آ یک حرف لیتن نمی ارزد

کابل = من ہم۔

گروہ قدیم = ورے سو ہم۔

قوم جب دست کاریگر ہو دکان سنبھال لینا، اور اگر بدقسمتی سے منزل ہو تو کہدینا کہ دہ بھی صبح روز کا جا ہوا اب آپ ہر جھگڑے کو بازار میں دہ فرق نہ سمجھا ئیے۔

غلط شد اگر آرزا بہ پیر جا ئیے ؎

کر اب کی بھرے شیخ جی کعبے کے سفر سے
تو جائے بھرے شیخ جی اللہ کے گھر سے

الحاصل وطن دور دکان کا اندوختہ ترونست کر ئیں عزت ہوئے پھر تخت دوال پر آؤ تو کیفیت بھی مسعود تھی علیہ کو بچا کے چلت ارشاد کیا اور کسی پر دو لاڑ نکلنے پایا کہ جیسے کی جو روڈ بل دن آگ سے تلافات دعا بھی کہ اب دو عزت کے دوائی کھا کر دو اس شہر میں قدم رکھے۔ تمام شہر نے رخصتی کے دن خوشیاں منائیں ہر طبقے کے شرفاء و دولت مند ہی پہنچ پہنچے اور ہر کی کرتھا دہ منظر جیسے اپنے ہوم کے سامان کو کرکے گیا اب خدا نہیں مرتوت فراہے۔ بادشاہ ہر ہم ہوا کہ سب سے اعلیٰ ختم کیا تو ادا دولت سے جعفت کا دن لب بھی نہ ہوا خیر آئندہ سے صبر کے روز کوئی تہا نہیں، بلائے کے عادت حال نہ ہوگی۔ ادھر اسنار جیسے شہر نادم کے ساتھ چلے جاتے تھے کہ نہ ہونے دو لاؤں نے آگھیر لیا، تجریاں منابع لونڈی غلام سب بھرے بھاگے یہاں تک کہ نگے تن پر بستر بھی باقی نہ بچرا اور کیے اتفاق سے جان بچ گئی ورنہ قصہ ہی ختم ہو جاتا۔ پھر ہم اپنے دوستوں کا دل کرکر چلاتے۔

باقی آئندہ۔

بیچارے جو صاحب پر رحم کرتے ہیں نے جرمیہ خوبرنگ، لوڈ بل کمیٹی سب بتا رہا ہی آبرو کا دہری بھی بریزا فرایا اور خطاب ناداں ہوئے۔ آپ جانیے گنت ایسا کہ کسی کی عزت کو عزت نہیں سمجھتے پھر عزت بھی دہ جو مسٹر اے رما داس گنشیر کی مدارس وزیر تعلیم کے سلسلے میں حاصل ہوئی ہے جب وہ گورنمنٹ مسٹر برکر سرسلطان محمد میں پیشہ دورہ کا شب دیا تھا۔ جو مر صاحب شہرت و خوبی خصلتیں ان کی عزت کس طرح آنکھ چرانا

دو اکیلا اور ایک فار وڈنگ کی رسید کھودی۔ دیکھا آپ نے پکسلوٹی ہے پیسے کی عزت جو شخصیت کی دوائی تم جو بھی سیال ہو بجے گئی ہیں ایک مقرر قصیدے ہو نے ہیں کہ ہر جگہ عزت ہو۔ ایک بن نہیں ہوا ہے نقصان پہنچے نقصان وکمال جو ہونے متعلق ہے معدوم سے علاقہ نہیں رکھتا۔

بادشاہ تو دیکھے تجویز عمل کے لاحق ہے کیا معنی کہ پھر ایک بیسہ حاکم صاحب نے کس چیز کی قیمت میں دیا! دوسری دلیل ہے کہ جس شخص کی عزت ہمارا ہم کمشنر صاحب کی تک کرے وہ ذلیل کیونکر ہو سکتا ہے کل اگر ہمارا عہد کسی کو دیوث اور دوزاں کے لقب ان پار جنگ کا خطاب عنایت فرمایا کریں ہے جو عزت میں شک کرے؟

پیسے ملازم کارکنوں کی قدر و منزلت اگر عرض اشتباہ میں ہے تو زری ہندوستانی خطاب ہے اور اکرام اور پیسے بلیاں معززین کی خوشامد سفارش دیکھ کر ہمارے ذلیل خطاب ہمارے ہم نے کی حضوری میں آ جائے تو ہم گنہگار۔

غضب ہے دیکھے بڑے بڑے ہمارا [illegible] پر بچاتے ہیں اور دو دنیا ذلیل دنیا ہیں گے دوم ایک پیسہ گنا ہے۔ دو فرد عزت میں نے صد ۲ ادارے کو اپنی حسن سعی سے بڑی بہلائی سکھ کے مرتبے پر پہنچایا ایسا کیا گیا ہے؟ تعجب نہیں کہ اس عملے کے خلاف معزز شیخ بجھڑ دوں کی جانب سے بد اصلاح حال بجز و بد عادے، احتجاج مفید ہو۔ اور ان کے محسن بچارہ گزاری کے رہین منت ہو دار سے رہے سختے کو رے ان کی مدد کریں۔

منظر دوم (یکے از فرمان سکاری)



ساقیا لاکہ بہار آئی ہے
لا پیالا کہ بہار آئی ہے
کچھ پروا نہیں۔ ذیل گر صاحب وڈل گر وینگم

نام نہیں مانگتی۔ انھوں نے دو بل غور کر دیا کہ بندے کی آبرو کو کری ہو گئی اور جو دو ماہ دن، جیسے بیچارا ہوا ہو گا سار بیچ گیا اور اب تاں یوں ہوئی کہ صلح ایک دو آنے کا پیسہ بطور عزت بیا انصاف کی عدالت سے جرمانہ آئے کو لقدول گیا۔ دو بل اکسپریس کا دکیل جو بل گئی بلا تھا اس نے ایک پیسے رفتار و نمک کے عوض ایک پونڈ میز پر رکھ دیا کہ حضرت ایک پیسہ کے پیسے اور باقی رقم واپس بھیجے۔ انہیں شلنگ گیارہ پنس تین فارد نگ ہوئے

سیرون سوال

دشوار ہے گر حال نہیں کی ایک تیغ بخت ہم خواب قطرت کا مرغی کے ساتھ مرکب ہوا اللہ کی دین ہوا صبح ہو گیا مرغی راشی سی ہوئی دن گر ہوتے آزا نکلا انڈے سے بچے صاحب برآمد ہوئے۔ مرتے ہوتے دہ وقت بھر آ گیا کہ بچے صاحب نے بانگ دی مگر بانگ تھی

مولانا پنچ کی نوٹ بک

مسئلہ بالشان قوت بہا

لاش کا وزن کم کرنے کے پہ تنہائی شیخ علی نے کتنے با مضرں کو چندیاں اٹھا دینے کا مشورہ دیا تھا۔ یہ تو معلوم نہیں کہ لاش جاری رہی یا ہلکی ہوگئی لیکن تدبیر کی واہ صاحب آج تک ضرب المثل ہے۔ خدا

عجیب - وہ کیا؟ "پہروں سوں کٹ کٹ کٹ"..

جو لوگ کہتے ہیں کہ تیتر اور مرغی کا جوڑا ہو ہی نہیں سکتا وہ ہیں پہروں سوں اپنی امکان اور عدم کا جھگڑا تو جب لاینحل ہوا جاتا جب یہ ان کا بچہ موجود نہ ہوتا۔ اور یہ بھی ترکوں سے ملوایا انہوں سے ملاقات کرو تو ایسے بچے تھیں بجائے "تو تو تیتر" کی صدا دینے کے پہروں سوں "کٹ کٹ کٹ کٹ" کی بانگ دیتے صحن میں دکھائی دینگے۔ کیا نہیں تو کل سہی کیا معنی کہ تیتر جو ایشیائی طرز تحریر کا اصل ہے "عبرانی" اور مرغی جو لاطینی ہو اور انگریزی مرغی انڈا سہی ہے۔

جو عجیب و غریب شوق نہیں اسوقت ان دونوں پر آج تمام اسلامی جماعتوں کے دل میں پیدا ہوا ہے یہی ہے وہ ایسی ہی جیسی کہ تیتر کے دل میں مرغی سے کورٹ شپ کرتے وقت پیدا ہوئی تھیں۔ خدا رحمت کرے منشی [illegible] آزاد پر کیا خوب فرماتے ہیں ؎

یار کسی کو بھی نہ رکھ سلسلۂ راز میں
بلکہ چند کو بھول جا شجرۂ خانہ ساز میں

اسوقت دنیا میں کوئی طرز تحریر عربی و فارسی طرز تحریر کا خوبصورتی اختصار اور سہولت و صفائی میں مقابلہ نہیں کر سکتا یہ قول کہ حروف مدہ و لینہ کی ترکیب سے بعض ایسی آوازیں پیدا ہوتی ہیں جن کی تحریر اس طرز میں نہیں ہو سکتی لغو ہے۔ اگرچہ تمامی معیوب ہے تو ہم فرزندان مشرق سے عرض کرتے ہیں کہ [illegible] یا سیٹی یا کھانسی یا گرد یا چھینک یا پچکاری کی آواز لاطینی حروف میں کیونکر لکھا [illegible] حروف مفردات کی علامت ہیں کوئی آواز نہیں رکھتے۔ ان کا تمام تر تعلق بامعنی الفاظ سے ہے جو کسی انسانی زبان میں ادائے مطلب کے لیے بولے جاتے ہیں۔ چڑیا کی آوازیں اور غیر ذی روح کی صدائیں نہ کبھی لکھی گئیں نہ لکھنے کی ضرورت ہے نہ ہم انکی محاکات اپنے حنجرے ترخرے سے کرکے ان کی اطلاع دے سکتے ہیں۔ حرکات تنوین مشدد و حرکات مثلاً شد و تشدید کی علامتیں عربی فارسی نسخ و نستعلیق طرز تحریر میں آج بھی اسی طرح مقرر کیا سکتی ہیں جس طرح کہ زمانۂ خلیفہ عبدالملک بن مروان میں اعراب کی علامتیں وضع ہوئی تھیں۔ اور جس طرح کہ عبرانی حروف میں بعد کو [illegible] وضع کی گئی تھیں۔ مثلاً ص (الف ممدودہ) [illegible] (کسرہ [illegible] ممدودہ) شومٹی (ضمہ ممدودہ معروفہ) [illegible] (فتحہ مقصورہ) سیغول (کسرہ مجہولہ مقصورہ) [illegible] (کسرہ معروفہ مقصورہ) اور اسی قسم کے تمام باریک علامات شجرۂ خانہ ساز سے اچھی شکل لائے بغیر اس دور میں وضع ہو جو آج عہد ظلمت اور دور تاریک سے موسوم ہے عروج و زوال کی تاریخ پر نگاہ ڈالیے تو جلد ترقی کرنے والی قومیں ترقی پر اسوقت فائز ہوئیں جب انہوں نے اپنے قومی خصائص شکل امتیاز ذات برقرار رکھے اور خودداری کے ساتھ اپنی چھوٹی چادر میں پیر نہ لگانے کے کام نکالا نہ شیر کی کھال اوڑھی نہ سہی پوں سی پوں ڈھینچوں ڈھینچوں کی صدا لگائی بھی یہ نئے گڑ سے عربی اور فارسی کے [illegible] سے دور ہوتے جاتے ہیں لہذا ان کی عقل سے پردہ ہٹانے بغیر شجرۂ خانہ ساز ہی پر بے فرد فروشی کا عیب اور وہ بھی نہ لگنے ہو زندہ ہی وہ دیکھے گا کہ دو نسلوں کے بعد یعنی [illegible] اور خط معتبرہ کا جو حشر ہوا وہی نسخ و نستعلیق کا [illegible] ہیں اور پڑھنے والا [illegible] یا تو ٹوٹے گا کھنڈروں اور ایرانیوں میں نایاب ہوگا۔ جس قوم کو مشکلات کے مقابلہ کرنے کا شعور نہ ہو وہ آج نہ مٹی تو کل مٹ جائے گی۔ یہ صورتیں ترقی کی نہیں تنزل کی ہیں۔ تفو بر تو اے یورپ تفو

سیاسی کنکوے بازی

ایک شہری کانگریسی شوقین تحریر فرماتے ہیں:-

"کنکوا ایک مہذب شغل ہے۔ [illegible] سوجھے کہ ہمارے شہر کے کھلنڈرے ڈپٹی کمشنر سے کون کنکوا کاٹے مگر شرط ہے کہ [illegible] دسمبر کو جو [illegible] ان کنکوے بازوں نے دکھائی اس کا نتیجہ دیکھیے کیا ہوتا ہے۔ [illegible] سادی کی گتھی یوں سلجھاتے ہیں کہ [illegible] ہی بلا سے وطن [illegible] سر سائیمن اور انکے میزبان گورنر صاحب بحفاظت پولیس قیصر باغ میں [illegible] پر بیٹھے ہوئے تھے کہ بابو [illegible] لال صاحب کی کوٹھی سے پہلے بے ڈور کی کل آدمی اپنی غبارے چھوڑے گئے [illegible] "سائیمن گو بیک" لکھا ہوا تھا۔ پھر کنکوے بازوں نے پولیس کو یوں دکھا دیا کہ بڑے بڑے کنکوے اس مقام منصوروں تک پہنچانے کے پیچھے پڑے تو وہ جہاں پٹیلیوں کی شکل پر ہاتھوں کے [illegible] ڈوروں سے پڑے [illegible] "سائیمن گو بیک" لکھنے والے اور ان بالوں کے طائروں سے پولیس عاجز آ گئی کیا معنی کہ [illegible] رسائی سے باہر تھے غبارے کی بے تمیزی ملاحظہ ہو تو آپ سنتے ہیں کہ میں نے ایک غبارہ چھوڑا [illegible] سابق گورنر [illegible] کے بت پر ٹھیک اسی طرح جا گرا جس طرح کسی شاگرد کے [illegible] سے آگ [illegible] استاد کی پگڑی پر جا بیٹھا تھا۔ دوسری طرف [illegible] بازوں نے یہ کی .... کہ کنکوا بار بار پولیس کے سر کے قریب آتا تھا اور جب وہ اچک کے ہاتھ بڑھاتے تو یہ [illegible] ہو کے اونچا کر لیتے۔ ہائے کیا بے بسی کا [illegible] تھا۔ یا نصیب [illegible] کیا کرتی تھیں ؎

[illegible]
[illegible]

آخر کچھ پانچ اور کچھ نا پانچ استادوں نے [illegible] مکان کی چھت سے [illegible] "سائیمن گو بیک" کا نعرہ مارا اور دیکھتے ہی دیکھتے پولیس نے اس [illegible] مکان میں دھاوا بول دیا [illegible] کی آواز [illegible] بڑے مکان میں بغیر اجازت اور بغیر [illegible] ان کے ہاتھوں [illegible] بھلا پوچھیے کہ [illegible] کنکوے کی لڑائی ہی کیا [illegible] کسی کا [illegible] سات برس کے بچے [illegible] کے سامنے [illegible] پولیس [illegible] پر چڑھا [illegible] بالکل [illegible] نہیں۔ [illegible] معصوم بچوں اور بے قصوروں کو [illegible]

[illegible] جب سے یہ واقعہ ہوا اسوقت سے حضور

شرطیہ علاج!! شرطیہ علاج!! شرطیہ علاج!!

سفید داغ کی جنگی دوا [illegible] ساتھ کہتا ہوں کہ میری یہ جڑی بوٹی کی دوا [illegible] ہندوستان [illegible] دکھ داغ اور [illegible] آزمائش کریں۔ دام پانچ روپیہ [illegible]

درد گھانسی کی اکسیر دوا اگر [illegible] پرانی کھانسی [illegible] آزمائش کریں۔ [illegible] دام پانچ روپیہ [illegible]

سفید بال جڑسے کالا

اگر آپ کے [illegible] بال [illegible] **اسم تیل** منگا کر [illegible] بال جڑ سے کالا پیدا ہوگا۔ دام تین روپیہ [illegible] اگر آپ کا بال [illegible] تو کالا [illegible] اس سے [illegible] بال جڑ سے کالا پیدا ہوگا اور [illegible] دام بارہ روپیہ [illegible]

کالا سے گورا [illegible] خوبصورت [illegible] بنانے کے لیے یہ انمول دوا ہے [illegible] کالا داغ چیچک [illegible] سیاہ و لال پھنسیاں [illegible] گلاب کے پھول کے مانند خوشنما ہو جاتا ہے۔ دام پانچ روپیہ [illegible]

خونی بواسیر [illegible] بواسیر کو [illegible] بواسیر ہمیشہ کے لیے جاتا رہتا ہے۔ دام [illegible] آزمائش کے لیے پانچ روپیہ [illegible]

بجلی کی گولی [illegible] زندگی میں [illegible] نہیں [illegible] کام کی چیز ہے۔ دام پانچ روپیہ [illegible]

طاقت کی دوا قوت مردانگی کو بڑھانے [illegible] ہے۔ دام پانچ روپیہ [illegible]

پتہ: راج جڑی بوٹی میڈیکل ہال کمپنی [illegible] ۔ در بھنگہ ۶۶

صرف ۱۰ ایام کے اندر نتیجہ باہر پڑے گا

[illegible] ہر قسم کی کمزوری اور تمام امراض [illegible] کی خرابی [illegible] دماغ اور قوت حافظہ کی کمزوری [illegible] امراض [illegible] کو دور کرکے [illegible] طاقت [illegible] بخشتی ہیں [illegible] ایک ڈبیہ [illegible] ایام کی [illegible] ہی ایک روپیہ ہے [illegible] منگوا کر استعمال کریں اس قلیل مدت کے اندر ہی ایسی کامیاب ثابت ہونگی کہ [illegible] آپ کے دل میں [illegible] پیدا ہو جاوے گی۔ پانچ ڈبیاں [illegible] چار روپیہ۔

لکھنؤ ایجنٹ کا پتہ [illegible] لکھنؤ۔

وید شاستری جام نگر کاٹھیاوار

مجلدات اودھ پنچ ۲۶-۱۹۲۶

[illegible] سیاسی و ادبی اخلاقی مضامین اور [illegible] کا مجموعہ [illegible] قیمت فی جلد [illegible] مع محصول

[illegible] منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکھ سچا رکمپنی متھرا کی تیار کردہ دوائیں

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو [illegible] پیٹ کے درد [illegible] اور چھاتی کے امراض کیلئے خوش ذائقہ دوا [illegible] پانی میں چند قطرے ڈال کر پینے سے [illegible] قیمت [illegible] سب جگہ سے مل سکتا ہے۔

دودھ بچہ گلسیری [illegible] بچوں کے [illegible] لاثانی دوا قیمت ۔۔۔۔۔۔ [illegible]

بال سدھا [illegible] کی کمزوری کو دور کرکے [illegible] مضبوط [illegible] والی [illegible] دوا قیمت [illegible] ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا۔

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب } بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ [illegible] لکھنؤ

[illegible]

غذائے روحانی

[illegible] النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذۂ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی گائی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا اُنکی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین اُنسے نقل کیگئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہین تو کتاب کے ہورز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب مین لکھ دیے گئے اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا اور نہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادون کا سرمایۂ ناز اسمین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔

محصول ڈاک بہرحال ذمہ خریدار۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ